طواف کے نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:Pin-7556 تاریخ:29-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طواف کے نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

طواف کے نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، البتہ اگر کوئی عذر نہ ہو، تو کھڑے ہو کر ہی ادا کرنے چاہئیں کہ بلا عذر بیٹھ کر نوافل ادا کرنے سے کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں ثواب آدھا رہ جاتا ہے۔

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ طواف کی دو رکعتیں بنیادی طور پر نفل نماز ہے، جسے بندہ خود پر اپنے عمل (طواف مکمل کرنے) سے واجب کرلیتا ہے، اسے "واجب لغیرہ" بھی کہتے ہیں، اسے ادا کرنا تو واجب ہوتا ہے، لیکن بعض احکام میں یہ نماز، نفل کے حکم میں ہی باقی رہتی ہے اور شرعی حکم کے مطابق نوافل میں قیام لازم نہیں، کیونکہ نفل میں قیام ایک زائد وصف ہے، اسی لیے انہیں بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے، تو اگر کوئی اپنے اوپر نفل لازم کرلے، تو اس کا وصفِ زائد (قیام) از خود لازم نہیں ہو جائے گا۔ اس کی مثال منت کے نوافل ہیں، کہ اگر کوئی بندہ نفل پڑھنے کی منت مان لے، تو بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے، لہذا طواف کے نوافل بھی اگرچہ بندے نے (طواف کرنے کے سبب) اپنے اوپر لازم کرلیے ہیں، لیکن ان میں قیام کا وصف لازم نہیں ہو گا، لہذا انہیں بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے

میں کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں ثواب آدھا رہ جاتا ہے، لہذا حتی الامکان قیام کے ساتھ ہی ادا کرنے چاہئیں، بالخصوص حرمِ پاک میں اس کا خاص خیال رکھیں کہ حرم میں ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔

طواف کے نوافل واجب لغیرہ ہیں اور واجب لغیرہ (بعض احکام میں) نفل سے ملحق ہوتے ہیں۔

در مختار میں ہے: "کل ما کان **واجباً لغیرہ) وھو ما یتوقف وجوبہ علی فعلہ** (کمنذور رکعتی طواف وسجدتی سھو والذی شرع فیہ ثم افسد)۔۔۔الخ" ترجمہ: ہر واجب لغیرہ (یہ وہ نماز ہے) کہ جس کا وجوب بندے کے فعل پر موقوف ہو، جیسے منت، طواف کی رکعات۔۔۔ الخ۔

(ملتقطاً از درمختار، کتاب الصلوۃ، جلد 2، صفحہ 44، مطبوعہ پشاور)

تبیین الحقائق میں ہے: "کل ما کان واجبا لغیرہ کالمنذور رکعتي الطواف والذي شرع فیہ، ثم أفسدہ ملحق بالنفل حتی لا یصلیھا في ھذین الوقتین" ترجمہ: ہر واجب لغیرہ، **جیسے منت اور طواف کی رکعات** اور وہ نفل جسے شروع کرکے فاسد کر دیا، یہ نفل سے ملحق ہے، حتی کہ اسے دو اوقات (بعد طلوعِ فجر و نماز عصر) نہیں پڑھیں گے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 87، مطبوعہ ملتان)

نفل نماز بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں کہ نفل میں قیام ایک زائد وصف ہے۔ ہدایہ شریف میں فرمایا: "ویصلي النافلۃ قاعدا مع القدرۃ علی القیام۔۔ وان افتتحھا قائماً ثم قعد من غیر عذر جاز عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وھذا استحسان" ترجمہ: اور قیام پر قدرت کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا درست ہے، ۔۔ اور (اسی لیے) اگر نفل کھڑے ہو کر شروع کیے، پھر بغیر کسی عذر کے بیٹھ گیا، تو امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے اور یہ استحسان ہے۔ **(الھدایۃ، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 156، مطبوعہ لاھور)**

اسی لیے منت کے نوافل میں قیام از خود لازم نہیں ہو گا۔ برہان الاسلام امام رضی الدین محمد بن محمد سرخسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "لو نذر ان یصلی مطلقاً لم یلزمہ القیام وھو الصحیح، **لان القیام زیادۃ**

صفة فی التطوع فلا یلتزم الا بالشرط "ترجمہ: اگر کسی نے مطلق نماز کی منت مانی تو اس پر قیام لازم نہیں، یہی صحیح قول ہے، کیونکہ **قیام نفل نماز میں ایک زائد وصف ہے، لہٰذا بغیر شرط کیے لازم نہیں ہو گا۔**

(المحیط الرضوی، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 271، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ محقق شیخ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اذا نذر ولم یلتزم فی نذرہ صفة القیام وقال فی الکافی: لم یلزمہ القیام فی الصحیح، **لان القیام وراء ما یتم بہ التطوع**، فلا یلزمہ الا بالتنصیص علیہ "ترجمہ: جب کسی شخص نے نماز کی منت مانی اور اس میں قیام کو ذکر نہیں کیا، کافی میں ہے: صحیح قول کے مطابق قیام لازم نہیں ہو گا، کیونکہ **نفل نماز کی تکمیل میں جو چیزیں لازم ہیں، ان میں قیام ایک اضافی چیز ہے** اور یہ نفل میں تب ہی لازم ہو گا جب اس کی صراحت مذکور ہو۔

(غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، صفحہ 396، مطبوعہ کوئٹہ)

نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے، بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے ثواب آدھا رہ جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ: "سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا، فقال: إن صلی قائما فھو أفضل ومن صلی قاعدا، فلہ نصف أجر القائم "ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آدمی کے بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو افضل ہے، اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بنسبت آدھا ثواب ملے گا۔

(صحیح البخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 150، مطبوعہ کراچی)

علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یجوز النفل قاعدا مع القدرۃ علی القیام لکن لہ نصف أجر القائم إلا من عذر "ترجمہ: قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نوافل ادا کرنا، جائز ہے، لیکن بیٹھ کر نوافل ادا کرنے والے کو، کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے والے کی بنسبت آدھا ثواب ملے گا، مگر کوئی

عذر ہو (تو بیٹھ کر بھی نوافل ادا کرنے میں مکمل ثواب ملے گا)۔

(نورالایضاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی الصلاۃ جالسا الخ، ص 81، المکتبۃ العصریۃ)

حرم میں ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے **ارشاد فرمایا:** "من أدرك رمضان بمكة فصامه وقام منه ما تيسر له، كتب اللہ له مائة ألف شهر رمضان فيما سواها" **ترجمہ: جس نے مکہ مکرمہ میں ماہِ رمضان پایا اور اُس کے روزے رکھے اور جتنا میسر آیا، قیام کیا، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے مکہ کے علاوہ کسی اور مقام پر ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔**

(سنن ابن ماجۃ، کتاب المناسک، باب صوم شهر رمضان بمکه، صفحه 225، مطبوعه کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــه
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو تراب محمد علی عطاری
28 رجب المرجب 1446ھ 29 جنوری 2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے